بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳	۲۲ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ہش	۱۴ شوال ۱۳۶۴ ھ	۲۲ ستمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۲۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۱ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱/۲ ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت تا حال درد نقرس کیوجہ سے ناساز ہے البتہ عام طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ آج حضور نے خطبہ جمعہ خود کوٹھی بیت الفضل میں پڑھا

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور پیٹ درد کیوجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

— حضرت مولوی شیر علی صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ کل رات چند قطرے پیشاب خود بخود آیا۔ مگر ابھی تک مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کیتھیٹر سے پیشاب نکالتے ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت حضرت مولوی صاحب موصوف کو قادیان لانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا کریں

— قادیان ۲۱ ماہ تبوک۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

— آج خطبہ جمعہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب امیر مقامی نے پڑھا۔ آپکی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ دعائے صحت

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ شوال ۱۳۶۴ھ

چوہدری عبداللہ خان صاحب کا خط
اور بعض دوستوں کا اضطراب

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

عزیزم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے ایک خط میں ایک سخن گسترانہ بات آگئی تھی۔ میں نے اس پر لطیف طریق پر تنبیہ بھی کر دی تھی۔ خود انکے رشتہ داروں نے اس پر برا منایا۔ اور کئی خطوط لکھے مگر بہت سے احباب میں اس بحث میں شریک ہونے کا شوق پایا جاتا ہے۔ اور انہوں نے "الفضل" میں جوابات بھجوانے کا ایک سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔

حدیثوں میں آتا ہے ایک دفعہ کوئی شخص حضرت ابوبکرؓ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ اور وہ خاموش تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی سامنے بیٹھے تھے۔ آپؐ بھی خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکرؓ نے اس شخص کو جواب دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اس وقت تک فرشتے ابوبکرؓ کی طرف سے جواب دے رہے تھے۔ اب کہ ابوبکرؓ نے خود جواب دینا شروع کر دیا ہے۔ فرشتے چلے گئے ہیں۔ ابوبکرؓ کو تو فرشتوں کی آواز نہ آتی تھی۔ وہ معذور تھے۔ مگر ان دوستوں کو کیا ہوا۔ کہ میرے جواب کے بعد بھی ان کی تسلی نہ ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ چوہدری عبداللہ خان کے گو الفاظ غیر محتاط تھے۔ مگر ان کا منشاء ہرگز وہ نہ تھا۔ جو دوست ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جب کسی ماں کو کسی بچے کے گرنے کی آواز آتی ہے تو کیا اس کے دل سے آواز نہیں آتی۔ کاش میرا بچہ نہ ہو۔ مگر کیا اس کا یہ مطلب ہوا کرتا ہے۔ کہ فلاں کا بچہ ہو۔ یہ تو اپنے بچہ کی محبت کی آواز ہے۔ دوسرے کی بدخواہی کی نہیں۔ پھر اس قدر گلہ کیوں؟ کیا اللہ تعالیٰ کا جواب کافی نہیں۔ کہ اس نے السابقون الاولون میں ہر قوم کے افراد شامل کئے ہیں۔ حضرت خلیفہ اولؓ قریشی تھے۔ سید عبداللطیف صاحب شہید۔ سید حامد شاہ صاحب۔ میر ناصر نواب صاحب سید تھے۔ مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم مغل۔ حافظ حامد علی صاحب کے زئی مولوی عبدالکریم صاحب کشمیری۔ میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی پٹھان۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوری ارائیں۔ شیخ عبدالرحمٰن قادیانی برہمن۔ بھائی عبدالرحیم صاحب جاٹ۔ میاں رستم علی صاحب مرحوم اعوان تھے۔ اسی طرح ہر قوم میں سے مخلص ترین لوگ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ میں شامل تھے۔ کیا اس جواب کے بعد کسی اور جواب کی ضرورت رہتی ہے۔ کہ آپ لوگ بے تاب ہو رہے ہیں۔

اگر بات اسی طرح بڑھانی جائز ہو۔ تو کیا چوہدری عبداللہ خان صاحب کو حق نہیں پہونچتا۔ کہ وہ کہیں کہ بس میں نے اتنا ہی معلوم کرنا تھا۔ مجھے خلیفۂ وقت پر حملہ کرنے والے پر غصہ آیا۔ اور آپ لوگ اس وقت تو خاموش رہے جب آپ کی قوموں پر حملہ ہوا۔ یا آپ نے حملہ سمجھا۔ تو تب آپ کی قلموں میں بھی جنبش پیدا ہوئی۔ بتائیے اس کا آپ کیا جواب دینگے۔ اصل بات یہی ہے۔ کہ ہر بات کے اتنے ہی معنے کرنے چاہئیں جتنے اس میں سے نکلتے ہیں۔ والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد ۱۷-۹-۴۵ از ڈلہوزی

ایڈیٹر غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی لنڈن سے واپسی

لنڈن ۲۰ ستمبر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں - کہ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب لندن سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے ہیں - شام فلسطین اور مصر سے ہوتے ہوئے ۱۴ - اکتوبر کے قریب انشاء اللہ قادیان پہنچ جائینگے -
احباب جماعت جناب چودہری صاحب موصوف کی خیر و عافیت کے لئے دعا فرمائیں -

ریویو

سیرت حضرت ام المومنین حصہ دوم

خدا تعالیٰ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر "الحکم" کو صحت و توانائی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے - کہ اس بڑھاپے اور صدمات رسیدہ حالت میں بھی جوانوں سے بڑھ کر ہمت اور محنت سے کام کرتے رہتے ہیں - حال میں انہوں نے سیرت حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا دوسرا حصہ شائع کیا ہے - جو برادر محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی رحلت کی وجہ سے ناتمام رہ گیا تھا - مواد تو وہ جمع کر گئے تھے - لیکن مصلحت خداوندی نے مناسب سمجھا - کہ اس مبارک کام کے دوران میں ہی ان کی زندگی کا جام لبریز کر دیا جائے - اور اس طرح ان کے والد محترم کے لئے اس ثواب سے حصہ لینے کا موقعہ بہم پہنچا دیا جائے - سو الحمد للہ جناب شیخ صاحب نے خدا تعالیٰ کے اس انعام میں شریک ہونے کی توفیق پائی - اور جماعت کے لئے خاصکر طبقہ نسواں کے لئے ایک قیمتی تصنیف طباعت اور کاغذ وغیرہ کی شدید مشکلات پر عبور حاصل کرتے ہوئے شائع کی -

یہ تصنیف درسی کتب کے سائز پر اعلیٰ لکھائی - چھپائی کے ساتھ عمدہ کاغذ کے قریباً ساڑھے چار سو صفحات پر ختم ہوتی ہے - اور قیمت تین روپے رکھی گئی ہے - ملنے کا پتہ :-
عرفانی کبیر - الہ دین بلڈنگس - سکندر آباد (دکن)

تعلیم الاسلام کالج کے طلبا کے لئے ضروری اعلان

جملہ طلبا تعلیم الاسلام کالج کو بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے - کہ کالج ۲۹ ستمبر کو بعد تعطیلات باقاعدہ کھل جائے گا - لہذا تمام طلباء اس تاریخ کو حاضر ہو جائیں - غیر حاضر ہونے والوں سے سخت باز پرس کی جائیگی -

علاوہ ازیں یہ بھی یاد رہے - کہ جملہ طلباء کو کالج کی یونیفارم یعنی اچکن پہن کر کالج میں آنا ضروری ہے - اس بارے میں کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا -

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان

درخواست دعاء

صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا امتحان ۲۵ ستمبر کو شروع ہو رہا ہے - احباب جماعت کامیابی کے لئے دعا فرمائیں -

مفت خطبہ نمبر

محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بھائی محمود احمد صاحب ڈنگوی پچیس روپیہ کے "الفضل" کے خطبہ نمبر مستحق اصحاب کے نام جاری کرانا چاہتی ہیں حق کے متلاشی غیر احمدی اور خریدنے کی استطاعت نہ رکھنے والے احمدی درخواستیں بنام ایڈیٹر بھیجدیں -

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہْلِہَا

دوستوں کو معلوم ہے - کہ اب اسمبلی (صوبائی مجلس قانون ساز) اور سنٹرل اسمبلی (مرکزی مجلس قانون ساز) کے لئے انتخابی مہم شروع ہونیوالی ہے - یہ مجلس ملک کے لئے قوانین بنانے کا نہایت ہی ذمہ داری کا فرض ادا کرینگی - اس لئے ضروری ہے - کہ اس کے لئے جو لوگ منتخب کئے جائیں وہ اس اہم کام کے لئے اہلیت رکھنے والے ہوں - اور پبلک کی ضروریات اور اس کی مشکلات سے بھی اچھی طرح واقف ہوں - اگر ایسے لوگ منتخب ہو جائیں جو اہل نہیں تو ہم مفاد عامہ کو خود اپنے ہاتھوں خطرہ میں ڈالنے والے ہونگے - لہذا نمائندگان کے انتخاب میں بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے -

چونکہ رائے دہندگان کے ناموں کی فہرست پر نظر ثانی اب شروع ہونے والی ہے - اس لئے احباب کو چاہیئے - کہ جو ووٹر (رائے دہندہ) بن سکتا ہو اُسے درج فہرست کرایا جائے خواہ مرد ہو یا عورت - حق رائے دہندگی کو قطعاً ضائع نہ ہونے دیا جائے - ہر جماعت قبل از وقت اپنے رائے دہندگان کا جائزہ لے اور ایک مکمل فہرست تیار کر کے مجھے بھجوائے - پھر اس بات کی نگرانی رکھیں کہ سرکاری فہرستوں میں وہ نام درج ہو گئے ہیں -

علاوہ ازیں دوست خود کسی امیدوار سے اپنے طور پر وعدہ نہ کریں - یہ ایک قومی امانت ہے - جس کا باہمی مشورہ کے ساتھ برمحل استعمال کرنا ضروری ہے - (ناظر امور عامہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف خاص ت[illegible]

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے - کہ خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم [illegible] یہ دن بدن ترقی کر رہی ہے - اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے - اور جلسہ سالانہ کے اخراجات بھی لازمی طور پر بڑھتے جا رہے ہیں - گزشتہ سالوں کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ۴۰,۰۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے - توقع تھی - کہ احباب کرام اس بجٹ کو ماہ ذنبر تک پورا کر دینگے - لیکن ماہ اگست کے آخر تک صرف ۴۱۹۸۶/۰ روپیہ کی وصولی ہوئی ہے - جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے - لہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے - کہ اس چندہ کی فراہمی میں زیادہ تندہی سے کوشش فرماویں - تاکہ جلسہ کے اخراجات میں مشکل پیش نہ آئے -

(ناظر بیت المال)

مجلس خدام الاحمدیہ کے اعلانات

ضروری فہرستیں

پروگرام کی تقسیم جن مختلف عنوانات میں کی گئی ہے - اس کے مطابق مجالس ماتحت کی طرف سے بعض فہرستوں کا مقررہ اوقات کے اندر موصول ہونا ضروری ہے - یہ فہرستیں حسب ذیل تفصیل پر مشتمل ہیں -

نمائندگان کی فہرست ــــ یکم اکتوبر تک	اخلاقی مقابلوں کی فہرست ــــ ۱۵ - اکتوبر تک
علمی مقابلوں کی فہرست ــــ ۱۵ - اکتوبر "	ورزشی مقابلوں کی فہرست ــــ ۱۵ - اکتوبر "

نمائندگان

سالانہ اجتماع میں شمولیت ہر مقامی خادم کے لئے ضروری ہے - بیرونی مجالس کیلئے اسمیں رعایت رکھی گئی ہے - تمام خدام کی بجائے صرف نمائندگان کی پابندی ضروری ہے حسب قواعد ہر مجلس کے بیس ۲۰ اراکین کی طرف سے ایک نمائندہ کا اجتماع میں شامل ہونا ضروری ہے اگر کسی مجلس میں بیس سے کم اراکین ہوں تو پھر بیس کی ہر کسر پر ایک نمائندہ - مثلاً اگر کسی مجلس کے دس بارہ - یا اٹھارہ اراکین ہیں تو ایک نمائندے کا آنا ضروری ہے - اور اگر کسی مجلس کے ۵۲ خدام ہیں تو چالیس پر دو اور باقی بارہ پر ایک یعنی تین نمائندے - اسی طرح اگر ۶۹ خدام ہیں - تو ساٹھ پر تین ۳ اور باقی نو ۹ جو بیس کی کسر ہے اس پر ایک کل چار نمائندے - علیٰ ہذا القیاس مذکورہ قاعدہ کے مطابق ہر مجلس کی طرف سے اجتماع میں نمائندگان بھجوانا ضروری ہے - تمام مجالس کی طرف سے نمائندگان کی فہرستیں یکم اکتوبر تک آنی ضروری ہیں -

خادم کا سامان

ہر خادم احمدیت کا سپاہی ہے - ہر سپاہی کے پاس ہنگامی اور فوری ضرورت کے لئے کچھ مخصوص سامان کا ہونا ضروری ہے - مادی مقاصد کے لئے لڑنے والا سپاہی تو گولہ بارود ایسی ضروریات کا کچھ حصہ ہمیشہ اپنے پاس رکھتا ہے - لیکن روحانی سپاہ کے رکن کے لئے روحانی ساز و سامان - روحانی علوم سے واقفیت - بلند اخلاق - اور عبادات میں غیر معمولی شغف کے علاوہ کچھ ظاہری سامان کا رکھنا بھی ضروری ہے - چنانچہ خدام الاحمدیہ نے اپنے اراکین کے لئے حسب ذیل سامان ہر خادم کے پاس ہر وقت موجود رہنا لازمی قرار دیا ہے -
تھیلا - پلیٹ - گلاس - ٹارچ - غلیل - پٹی (۴ انچ چوڑی دو گز لمبی یا ۳۰ × ۳۰ × ۴۰ انچ کی تکون پٹی - چنے رسی - چاقو - سوئی دھاگہ - دیا سلائی - موٹی چھڑی - سائق کے پاس بالٹی -
جو خدام سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائیں وہ مذکورہ سامان اپنے ہمراہ ضرور لائیں مقام اجتماع میں داخلہ سے قبل سامان کی پڑتال ہوگی - خاکسار ملک عطاء الرحمن منتظم مقام اجتماع

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کسر صلیب اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گنج کی ایک انجمن بزم اصلاح نے ایک اشتہار بعنوان "کسر صلیب اور مرزا صاحب قادیان" خفیہ طور پر تقسیم کیا ہے۔ تا اس کے مغالطوں کی تردید نہ کی جا سکے۔ اس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت اخبار بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء سے نقل کی جو یہ ہے۔

"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسےٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔" اور آگے نتیجہ کے طور پر لکھا ہے "تعجب ہے مرزائیت نے جنم لیا ہے عیسائیت روزافزوں ترقی کر رہی ہے۔"

دیدہ دانستہ کوئی آنکھیں بند کر کے حقائق کا انکار کر دے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسیٰ پرستی کا ستون توڑنے کے متعلق جو عظیم الشان کام کیا ہے۔ صفحۂ عالم پر اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ سے پہلے عیسائی دنیا نے اسلام کو مٹانے کے لئے جو قلعے تیار کر رکھے تھے۔ وہ اس قدر مضبوط تھے کہ باوجودیکہ ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں مسلمانوں کی حکومت تھی۔ مگر وہ عیسائیت کا مقابلہ نہ کر سکے۔ حتیٰ کہ علماء کہلانے والے عیسائیت کے حلقہ بگوش ہونے شروع ہو گئے۔ مثلاً پادری عماد الدین پادری عبد الحق و برکت اللہ ایم۔ اے وغیرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت پر ایسا زبردست حملہ کیا۔ کہ عیسائیت کے قلعے مسمار ہو گئے۔ اور عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا اقرار حق پسند اور اسلام کے ہمدرد غیر احمدی تک کو ہے۔ چنانچہ اخبار "وکیل" امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء میں جس کے ایڈیٹر اس وقت عبد اللہ العمادی تھے۔ ایک ایڈیٹوریل شائع ہوا جس میں لکھا:۔

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا۔ قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اور اس خصوصیت میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے۔ ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے ... جبکہ اسلام مخالفین کی یورشوں میں گھر چکا تھا۔ اور مسلمان جو حافظ حقیقی کی طرف سے عالم اسباب و وسائط میں حفاظت کا واسطہ ہو کر اس کی حفاظت پر مامور تھے اپنے قصوروں کی پاداش میں پڑے سسک رہے تھے۔ اور اسلام کے لئے کچھ نہ کرتے تھے۔ یا نہ کر سکتے تھے۔ ایک طرف حملوں کے امتداد کی یہ حالت تھی۔ کہ ساری مسیحی دنیا اسلام کی شمع عرفان حقیقی کو سر راہ منزل مزاحمت سمجھ کر مٹا دینا چاہتی تھی۔ اور عقل و دولت کی زبردست طاقتیں اس حملہ آور کی پشت گری کے لئے ٹوٹی پڑتی تھیں۔ اور دوسری طرف ضعف مدافعت کا یہ عالم تھا۔ کہ توپوں کے مقابلہ پر تیر بھی نہ تھے۔ اور حملہ اور مدافعت کا قطعی وجود نہ تھا۔ چونکہ خلاف اصلیت محض شامت اعمال سے مفسدہ ۱۸۵۷ء کا نفس ناطقہ مسلمان ہی قرار دیئے گئے تھے اس لئے آبادیوں اور خاصکر انگلستان میں مسلمانوں کے خلاف پولٹیکل جوش کا ایک طوفان برپا تھا۔ اور اس سے پادریوں نے صلیبی لڑائیوں کے داعیات راہ سے کم فائدہ نہ اٹھایا۔ قریب تھا کہ خوفناک مذہبی جذبے ان حضرات کے میراثی عارضہ قلب کا جو اسلام کی خودروسرسبزی کے سبب بادہ تیرہ صدیوں سے ان میں نسلاً بعد نسلٍ منتقل ہوتا چلا آتا تھا درماں ہو جائے۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے وہ مدافعت شروع ہوئی جس کا ایک حصہ مرزا صاحب کو حاصل ہوا۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے۔ بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ ...... ہرچند پادریوں نے اسلام کی مخالفت میں لٹریچر کا ہمالہ بنا کے کھڑا کر دیا ہے۔ مگر کاغذ کے تودوں کے لئے چند شرارے کافی ہیں۔ برعکس اس کے مسلمانوں کا لٹریچر اگر سرکشی اور تمرد کے حق میں توپ اور گولہ ہے۔ تو طلب حق کے اضطراب سے تڑپنے والوں کے لئے صندل و کافور ہے۔ کاش اس کی تاثیر کی آزمائش کی جائے۔ اور اسے عیسائی آبادی کی زبانوں میں منتقل کر کے کثرت سے شائع کیا جائے۔ کیونکہ ترقی علم و حکمت کے ساتھ مذہب وہاں وبال دوش ہوا جاتا ہے۔ اور دنیا طلبی کے انہماک نے وہاں روح کی تشنگی غیر محسوس بنا رکھی ہے۔ اس لئے کہ عیسائیت فطرتی جذبہ کو جو دنیوی حشمت کے بوجھ میں دب گیا ہے۔ ابھارنے سے بالکل قاصر ہے۔ یہ فخر اسلام کا ہی حصہ ہے۔ کہ اس حالت میں بھی وہاں جب اس کی تجلی عکس فگن ہوتی ہے وجدان بے تاب ہونے لگتے ہیں۔

غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی۔ کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا۔ اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا۔ جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے۔ اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

اس ایک ہی حوالہ سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیت کی ناکامی کے لئے وہ کام کیا۔ کہ آنے والی نسلیں آپ پر درود بھیجیں گی۔ مگر میں اس جگہ احمدیت کے اشد ترین مخالف مولوی ظفر علی صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے بیانات بھی پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہے۔ کہ عیسائیت ختم ہو رہی ہے۔ اور اسلام روزافزوں ترقی کر رہا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں اخبار صدق یکم ستمبر ۱۹۲۹ء کے حوالہ سے عیسائیت کی تبلیغ خارجہ کے انچارج مشن کی ایک رپورٹ سے مندرجہ ذیل عبارت نقل کی۔

"کلیساؤں مشنریوں اور ہر طرح کی منظم و مسلسل کوشش و مساعی کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا کام جاری ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم کو شاذ ہی کہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ورنہ ساری محنت رائیگاں جاتی ہے۔ ان علاقوں میں جتنے مسلمان عیسائی بنانے کے لئے گئے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ عیسائی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ ہماری منظم کوششوں کے باوجود اس وقت دنیا میں مسلمانوں ہی کی تعداد زیادہ ہے۔ اور مقبوضات برطانیہ میں تو یہ زیادتی بہت نمایاں ہے۔"

ان سطور کو نقل کرنے کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا:۔

"اب ان حقائق کے پیش نظر عیسائیت کی پسپائی اور اسلام کی روزافزوں ترقی میں کیا شبہ رہ جاتا ہے۔" (اہلحدیث ۱۳ جولائی ۱۹۴۷ء)

مولوی ظفر علی صاحب لکھتے ہیں:۔

"یورپ میں عیسائیت کو قدم قدم پر ناکامی کا سامنا ہو رہا ہے۔ اکثر ممالک نے مذہب کی بجائے قومیت کو اپنا عقیدہ قرار دے لیا ہے۔ لیکن بعض سیاسی اغراض کے پیش نظر مذہب کی اصلاحی حیثیت زندہ رکھی گئی تھی۔ اب اس چیز کا بھی خاتمہ ہو رہا ہے۔ چنانچہ حکومت جرمنی نے نہ صرف عیسائیت کو اپنے حلقہ سے نکال دیا ہے۔ بلکہ مفتوحہ ممالک سے بھی دین مسیح کے اخراج کی تدبیریں ہو رہی ہیں۔ چنانچہ شمالی فرانس کے کلیساؤں کو نمائش گاہوں سے بدل دیا گیا ہے ۱۹۳۶ء میں دنیا بھر کے عیسائیوں کی کانفرنس ہوئی۔ اس میں جرمن نمائندے نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ ہمارے ملک میں عیسائیت کو کسی قسم کی اہمیت حاصل نہیں اگر آج مسیح (علیہ السلام) بھی جرمنی میں آ جائیں۔ تو انہیں ہٹلر کے مقابلہ میں کامیابی نہ ہوگی۔" (زمیندار ۲۱ جولائی)

ان حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسےٰ پرستی کے ستون کو ایسے رنگ میں توڑ دیا ہے۔ کہ اب عیسائیت کی چھت قائم نہیں رہ سکتی۔ مبارک ہیں وہ جو اس خدا کے جری پر ایمان لائیں۔ اور اسلام کے غلبہ اور فتح کے لئے جاں نثار خادم کے طور پر کام کریں:۔ خاکسار محمد عبد الحق مجاہد گنج مغلپورہ

ایک باموقعہ دوکان

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک ٹک شاپ (دودھ وغیرہ کی دکان) کھولنے کی تجویز ہے۔ طلباء کی تعداد انشاء اللہ عنقریب تک پہنچ جائیگی ... مفت مہیا کی جائیگی۔ اسپر مکان خود بنانا ہوگا۔ درخواست

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آگ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی غلام ہونے کا ایک واقعہ

از ضیاء الدین احمد صاحب قریشی۔ ایڈووکیٹ۔ قادیان

ہمارے خاندان میں صرف میرے والد صاحب احمدی تھے۔ میرے چچا صاحبان اور دیگر کنبہ والے سخت مخالف اور عنید تھے اور ہیں۔ ۱۹۳۵ء میں جب میرے دادا صاحب کا انتقال ہوا تو میرے چچا صاحبان نے ہمیں جائداد سے محروم کرنے کی بہت کوشش کی۔ بالآخر تین سال کی مقدمہ بازی کے بعد ۱۹۳۸ء میں عدالت نے جائداد تقسیم کردی۔ اس تقسیم میں کالکا کی جائداد کے علاوہ وہ جائداد یعنی بلڈنگ ۱۹ بھی آئی۔ جو شملہ مال روڈ پر واقعہ ہے۔ آتشزدگی کے خوف سے دادا صاحب نے اس جائداد کو انشور یعنی بیمہ کرا رکھا تھا۔ اور ہر سال ایک معقول رقم ایک بیمہ کمپنی کو ادا کرنی پڑتی تھی جب جائداد والد صاحب کے حصہ میں آئی۔ تو حسب معمول کمپنی کی طرف سے بیمہ کی قسط کا مطالبہ آیا میں نے کمپنی کی چٹھی والد صاحب کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا کہ شملہ میں آتشزدگی کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں بیمہ جاری رہے۔ تو ٹھیک ہے۔ والد صاحب نے جواب میں فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے۔ "آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے"۔ یہ فقرہ خدا تعالیٰ نے حکایتاً آپ کی طرف سے فرمایا۔ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پرانا صحابی ہوں۔ میری جائداد کو آگ نہیں جلا سکتی۔ میرا بیمہ تو اللہ تعالیٰ ہے۔ اور فرمایا کمپنی کو لکھ دو کہ ہم اپنی بلڈنگ کا آئندہ بیمہ جاری رکھنا نہیں چاہتے۔

بعد ازاں ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے۔

(ان دنوں والد صاحب میرے پاس دہلی میں آنکھیں بنوانے آئے ہوئے تھے) مال روڈ شملہ پر ہماری بلڈنگ کے قریب اسی لائن میں زبردست آگ لگی اور شملہ سے میرے چچا صاحب نے تار دیا Building on Fire یعنی آپ کی بلڈنگ کو آگ لگی ہوئی ہے۔ میں نے وہ تار والد صاحب کی خدمت میں پیش کیا اور عرض کیا۔ میں نے پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا۔ کہ بلڈنگ کے بیمہ کو جاری رہنے دیں۔ مگر آپ نہ مانے۔ اب دیکھئے جس بات سے میں ڈرتا تھا وہی پیش آئی۔ یعنی آتشزدگی کا واقعہ پیش آگیا ہے۔ والد صاحب نے تار سنکر فرمایا۔ مجھے تو یہ تار غلط معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے سچے نبی تھے ان کا ارشاد غلط نہیں ہوسکتا۔ تم ٹھہرو اس تار کی تصدیق ہونے دو۔

اگلے دن جب میں کچہری گیا۔ تو میں نے اخبار ہندوستان ٹائمز میں سب سے اوپر والے صفحہ پر پڑھا۔ کہ شملہ میں آگ سے تین بلڈنگس جل گئی ہیں۔ مگر بلڈنگ نمبر ۱۹ بچ گئی ہے۔ ساتھ ہی آتشزدگی کا فوٹو بھی دے رکھا تھا۔ جس میں ہماری بلڈنگ صحیح وسلامت کھڑی نظر آرہی تھی۔ مجھے اس خبر کو پڑھ کر اور فوٹو دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اور میں وہ اخبار کچہری سے لیکر والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور والد صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ اخبار دیکھ کر والد صاحب سجدہ میں گر گئے۔ اس سے تین چار دن کے بعد میں نے چاندنی چوک میں اخبار Illustrated Weekly جو خریدا تو اس میں بھی وہی فوٹو تھا۔ جو ہندوستان ٹائمز میں تھا۔ وہ اخبار بھی میں نے والد صاحب کو لاکر دکھایا۔ وہ اخبار دیکھ کر والد صاحب فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی جو بات کہا کرتے ہیں وہ کسی کے خوش کرنے کی غرض سے نہیں کہتے بلکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کہتے ہیں۔ اور اس میں حقیقت ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو اپنے نبیوں کے الفاظ کا بھی لحاظ ہوتا ہے۔ جو وہ کہہ دیتے ہیں وہی اللہ تعالیٰ کو بھی دینا ہے۔ سبحان اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابیوں کا کیسا زبردست ایمان تھا۔

میری زندگی کا یہ ایک ایسا چشمدید واقعہ ہے۔ جس سے میرے ایمان میں بہت اضافہ ہوا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کا بیّن ثبوت ہے۔

اس سلسلہ میں یہ کہہ دینا ضروری ہے۔ کہ ان وعدوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے جو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کے غلاموں کے متعلق کئے۔ اور ان انعامات کا مورد بننے کے لئے جو آپ کے خدام کے لئے مقدر ہیں۔ ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامل پیروی کی جائے۔ گویا آپ کی غلامی کا پورا پورا حق ادا کیا جائے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

قرآن مجید اور علوم جدیدہ

ترقی کرنا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ اور یہی فطری خاصیت ہمارے اندر تجسس اور مشاہدہ کا صحیح ذوق پیدا کرتی ہے۔ علوم اور فنون کی موجودہ ترقی بیشک ان صاحب ذوق اور بلند کردار ہستیوں کی بدولت ہے جو اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو سوچنے اور غور کرنے پر صرف کرتے ہیں۔ بسا اوقات جن کی پیدائش سے لیکر موت تک کا عرصہ عوام کی نظروں سے پوشیدہ یا بہت سی مخالفتوں اور مایوس کن حالات میں سے گزرتا ہے۔ مگر بعد میں دنیا جس رنگ میں ان کی علمی اور فنی کاوشوں سے بہرہ اندوز ہوتی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ لیکن دراصل علمی اور فنی ترقی سب سے زیادہ اس مقدس تحریک کی مرہون منت ہے۔ جو ہمارے دل و دماغ کے اندر خالق کی حقیقی محبت اور مخلوق کی سچی ہمدردی اور خدمت کا اشتیاق پیدا کردے۔ اور انہی جذبات کے زیر اثر کائنات کے اندر تجسس اور مشاہدہ کا میدان ہمارے لئے زیادہ سے زیادہ وسیع ہوتا چلا جائے اور ظاہر ہے۔ کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی تعلیم ہے جو اس قسم کی پاکیزہ تحریک کا موجب ہوسکتی ہے۔

ہمارا ایمان ہے۔ کہ قرآن مجید تمام گزشتہ اور آئندہ صداقتوں کا کامل مجموعہ ہے۔ اور زمانہ آج تک جن صداقتوں کو پاسکا ہے۔ اور رفتہ رفتہ وہ جن نئی صداقتوں کو پیش کرتا چلا جائے گا۔ قرآن مجید بھی ان کے مقابل اپنے علوم اور معارف کے پوشیدہ خزانوں کو پیش کرتا رہیگا۔ اور آخرکار ترقی یافتہ دنیا سچے دل کے ساتھ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیگی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کی تمام ضرورتوں کو پورا فرما دیا۔ اور اب تشنہ کاموں کا واحد سہارا صرف اور صرف قرآن مجید ہی ہے۔

دنیا یہ تسلیم کرتی ہے۔ کہ قرون اولیٰ کے مسلمان علم اور حکمت کے واحد اجارہ دار تھے۔ یونانی دور کے بعد۔ جو خالی فلسفہ کا دور تھا۔ سائنس مسلمان گودیوں میں پلی۔ اور مسلمانوں نے ہی پہلے پہل تجربہ ومشاہدہ کی زندگی بخش خوراک سے اس کی پرورش کی۔ مغربی یونیورسٹیوں میں آج بھی قدیم مسلمان حکماء کی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ آخر مسلمانوں کے پاس کیا چیز تھی۔ اور اب احمدیت کو کیا حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمثیلاً المصلح الموعود کو پیش کرکے ہر قسم کے علوم وفنون کا دریا آپ کے ذریعہ بہادیا۔ یہ قرآن مجید ہی ہے۔

فی زمانہ ہم ایک عظیم الشان سائنسی دور میں سے گزر رہے ہیں۔ نئے نئے علوم اور نت نئی ایجادات نے ایک نئی فضا پیدا کردی ہے۔ اور ہم پر یہ ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ کہ جدیدہ علوم اور انکشافات کو اسلام کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کریں۔ جب یہ حقیقت ہے۔ کہ قرآن مجید تمام صداقتوں کا مجموعہ ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ دنیا جن نئے انکشافات کو ہمارے سامنے پیش کرے۔ قرآن مجید میں ان کی طرف رہنمائی نہ کی گئی ہو۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو قرآن مجید سادگی کے ساتھ کائنات کی گہرائیوں اور اجسام کی خاصیتوں کا ذکر فرماتا ہے۔ اور قرآن مجید میں یقیناً ایسے علوم پائے جاتے ہیں۔ جن کی طرف ابھی موجودہ سائنس نے رخ بھی نہیں کیا۔ وقت ہمیں پکار پکار کر دعوت دے رہا ہے۔ کہ ہم تمام علوم وفنون کا منبع قرآن مجید کو ثابت کریں۔

اس میں شک نہیں کہ قرآن مجید سائنس یا کسی خاص فن کی کتاب نہیں۔ اس لئے موجودہ علمی یا فنی اصطلاحات کو پیش نظر رکھ کر اس کے مطالب کو اخذ نہیں کیا جاسکتا۔ اصطلاحات تو ہم نے خود قائم کی ہیں۔ قرآن مجید تو سادہ الفاظ میں ہماری توجہ مختلف امور کی طرف مبذول کراتا چلا جاتا ہے۔ اور جوں جوں ان بنیادوں پر ہم اپنے مشاہدہ کی عمارت کو بلند کرتے چلے جائینگے۔ ہماری اصطلاحات بھی وسیع ہوتی چلی جائینگی۔ یہ ہمارا کام ہے۔ کہ ہم قرآن مجید پر ہر ممکن زاویہ سے نگاہ ڈالیں اور غور کریں۔ اور اس کے مضامین کو کسی رنگ میں بھی محدود نہ سمجھیں۔

مثال کے طور پر قرآن مجید کی ایک آیت پیش کرتا ہوں۔ فرمایا: ومن آیٰتہٖ ان یرسل الریاح مبشرات ولیذیقکم من رحمتہٖ ولتجری الفلک بامرہٖ ولتبتغوا من فضلہٖ ولعلکم تشکرون۔ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ہے۔ کہ وہ خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ تاکہ تمہیں اپنی رحمت سے لذت اندوز کرے۔ اور تاکہ اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کے فضل کو طلب کرو۔ اور شکر گذار انسان بنو (روم ع ۵) اس آیت میں ہواؤں اور کشتیوں کا

74

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بظاہر یہی تعلق نظر آتا ہے۔ کہ قدیم بادبانی کشتیاں موافق ہواؤں کے ذریعہ چلتی تھیں۔ اور مبشرات کا مطلب ہواؤں کا موافق ہونا لیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں خوشخبری دینے والی ہواؤں سے مراد ریڈیائی لہریں بھی ہیں۔ جو ہر جگہ محو حرکت ہیں۔ اور جن کے ذریعہ دنیا کے کونے کونے سے خبریں نشر ہوتی ہیں۔ اور چونکہ یہاں ان لہروں کے مفید پہلو کا ذکر ہے اس لئے انہیں خوشخبری دینے والا کہا گیا: اور بتایا گیا۔ کہ ان ریڈیائی یا مخصوص برقی قوتوں کے ذریعہ کشتیاں چلائی جاسکتی ہیں۔ یعنی فضا میں بلکہ ہر جگہ ایک خاص قسم کی بجلی یا مقناطیسیت موجود ہے۔ اس کی کشش کو کام میں لاکر نئی نئی سواریاں ایجاد کی جاسکتی ہیں۔ جن میں پٹرول کا خرچ ہوگا نہ کوئلہ کا۔

حال ہی میں ڈاکٹر لانگ موئر .Dr) (Langmuir نے جو نوبل پرائز بھی حاصل کر چکے ہیں۔ ایک نئی قسم کی گاڑی کا نقشہ تیار کیا ہے۔ جو بمبئی سے کلکتہ تک کا فاصلہ صرف ایک گھنٹہ میں طے کرے گی۔ یہ گاڑی بالکل بند ڈبوں پر مشتمل ہوگی۔ اور بہت بڑے نلوں کے اندر مقناطیسی قوتوں کے درمیان معلق رہ کر سفر کرے گی۔ دوسرے الفاظ میں ان نلوں میں جو برقی احاطہ قائم کر دیا جائیگا۔ یہ گاڑی اس کے اندر تیرتی پھریگی۔ اس کی رفتار کو تین ہزار میل فی گھنٹہ تک بڑھایا جاسکے گا۔

نئی گاڑی کا یہ نظریہ قرآن مجید کے اس فرمان کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ مختلف برقی کششوں کے ذریعہ مفید سواریاں چلائی جاسکتی ہیں۔ اور ابھی یہ نظریہ بند نلوں کے اندر چلنے والی گاڑیوں تک محدود ہے۔ قرآن مجید میں تو اس سے بھی بڑھ کر رہنمائی کی گئی ہے۔ کیونکہ فضاء کے اندر ہر سمت جو ریڈیائی لہریں دوڑتی پھرتی ہیں۔ اگر وہ قابو میں لائی جائیں۔ تو اس قسم کی سواریاں آزادانہ چلائی جاسکینگی۔ اخبار بین طبقہ سے پوشیدہ نہ ہوگا۔ کہ چند سال ہوئے۔ ہندوستان کے ایک نوجوان سائنسدان نے جو "وائرلیس" کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ اعلان کیا تھا۔ کہ وہ ایسی موٹر ایجاد کرینگے۔ جو سورج کی کشش کے ذریعہ چلے گی۔

پس قرآن مجید علوم کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اور یہ ہماری سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔ کہ ہماری جماعت قرآن مجید کے کامل اعجاز پر پختہ یقین رکھتی ہے۔ اور اب وہ دن دور نہیں۔ کہ علم اور حکمت کے ۴

جناب مولوی محمد علی صاحب خدا تعالیٰ کا خوف کریں

"پیغام صلح" ۸ر اگست کے لیڈنگ آرٹیکل میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے رویاء متعلقہ لیبر پارٹی و مسٹر ماریسن پر ایڈیٹر صاحب نے جب عجیب و غریب تبصرہ کیا۔ تو میں نے ایک مختصر سے مضمون میں انصاف پسند غیر مبایعین اصحاب کے سامنے بعض امور پیش کر کے ثابت کیا۔ کہ ایڈیٹر صاحب الفضل جادہ مستقیم سے کس طرح دور نے جانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر بجائے اس کے کہ اپنی غلطی کا اعتراف کیا جاتا۔ یا کم از کم خاموشی اختیار کر لی جاتی

مولوی محمد علی صاحب کی افتراپردازی

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جو ۱۵ر ستمبر کے پیغام میں شائع ہوا ہے۔ اس میں جناب فرماتے ہیں:۔ "میں نے ان (مبایعین) سے بارہا کہا ہے۔ کہ میں اس شخص کی خوابوں کی سچائی کو کیا کروں۔ جو واقعات میں سچائی سے دور بھاگتا ہے۔ وہ میاں صاحب کے وجود کو درمیان سے نکال دیں اور مجھے بتلائیں۔ کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ مجھے سچے خواب آتے ہیں۔ اور ویسے جھوٹ بولتا ہے۔ تو اسے وہ کیا کہینگے..... میں نے میاں صاحب کے بعض مریدوں سے کہا تھا۔ کہ یہ خوابیں فی الواقعہ خوابیں ہوں۔ یا میاں صاحب کے تخیلات کا اثر ان کے دماغ پر ہو مجھے اس سے بحث نہیں۔ سچی خوابیں اور الہام ان لوگوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ سے بالکل کوئی تعلق نہیں رکھتے۔ اور ان لوگوں کو بھی جن کا تعلق خدا تعالےٰ سے ایک ناقص درجہ کا ہوتا ہے۔ حقیقۃ الوحی کا پہلا اور دوسرا باب پڑھ لو۔ اگر یہ صراحت خود حضرت مسیح موعود کر گئے ہوں۔ تو کچھ خوف خدا سے کام لینا چاہیئے"۔

پھر فرماتے ہیں:۔ "اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ میاں صاحب نے حضرت مسیح موعود ؑ پر ایک خطرناک جھوٹ بولا ہے۔ کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ دربارہ نبوت تبدیل کر لیا تھا۔ اور اپنی پہلی کتابوں کو جن میں آپ نے فرمایا۔ کہ لفظ نبی سے مراد محض اللہ تعالےٰ سے ہمکلام ہونے والا ہے۔ جسے اصطلاح شریعت میں محدث کہا جاتا ہے۔ منسوخ قرار دیا تھا۔ ہم تیس سال سے کہہ رہے ہیں۔ کہ یہ جھوٹ ہے۔ اس پر بحث کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ستر آدمی حلف اٹھا چکے ہیں۔ کہ یہ میاں صاحب کا جھوٹ ہے۔ افتراء ہے۔ اور میاں صاحب سے اور ان کے مریدوں سے جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کی۔ بالمقابل حلف کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر نہ میاں صاحب بحث کے لئے میدان میں نکلتے ہیں۔ نہ حلف اٹھانے کی جرأت ہے"۔....

میں نے جب پہلا مضمون لکھا تھا۔ تو میرا خیال تھا۔ کہ چونکہ مولوی محمد علی صاحب اور اکابر غیر مبایعین ایک کافی عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کی صحبت میں گذار چکے ہیں۔ اور حضور ؑ کی کتابوں کا بار بار مطالعہ کرتے رہے ہیں۔ لہذا اتنا ہی لکھ دینا کافی ہوگا۔ کہ جس مقدس انسان کو کثرت سے الہام کشوف اور رویاء ہوں۔ اور وہ عظیم الشان واقعات پر مشتمل ہوں۔ اور لفظ بلفظ پورے ہوں۔ اس کا خدا تعالیٰ سے نہایت قریب کا تعلق ہوتا ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ جناب مولوی صاحب حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی دشمنی میں اس حد تک تجاوز کر چکے ہیں۔ کہ مفسر قرآن ہوتے ہوئے وہ قرآن کریم کے موٹے موٹے اصول بھی بھول جاتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیان فرمودہ تو سرے سے یاد ہی نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جو کچھ سطور بالا میں انہوں نے تحریر فرمایا ہے۔ وہ اتنا سطحی ہے۔ کہ میرے جیسا کم علم انسان بھی اسے پڑھ کر حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دعویٰ الہام اور خدا تعالےٰ کی تائید

اہل پیغام کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا دعویٰ الہام یا دعویٰ کشف و رویاء آج کا نہیں بلکہ اس وقت سے ہے۔ جبکہ آپ گیارہ سال کے بچے تھے۔ اور ایک فرشتہ نے آپ کو سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھلائی تھی۔ اور جس کی سچائی پر وہ پر معارف تفاسیر شاہد ہیں۔ جو حضور نے وقتاً فوقتاً اس سورۃ کی بیان فرمائی ہیں۔ اور پھر یہ دعویٰ اس وقت کا ہے۔ جب حضور نے ابتدائے اختلاف میں غیر مبایعین کے جھگڑے کے متعلق الہام شائع فرمایا تھا۔ کہ لیمزقنھم جو پورا ہوا۔ پھر یہ دعویٰ الہام اس وقت ہے جب حضور کی ہندوستان سے طبی غیر حاضری کے وقت غیر مبایعین نے ایڑی چوٹی زور لگا کر جماعت احمدیہ کو ہتھیانا چاہا تھا اور حضور نے مندرجہ ذیل اشعار میں الہٰی تقدیر سے اطلاع دی تھی۔

میری غیبت میں لگا لو جو لگانا ہو زور
تیر بھی پھینک کر دیکھ لو بھی شمشیروں سے
پھیر لو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے میرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

زمانہ گواہ ہے بلکہ آپ لوگ خود بھی گواہ ہیں۔ کہ پہلے بقول آپ کے ۹۵ فی صدی جماعت آپ کے ساتھ تھی۔ لیکن اب ۹۵ فی صدی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے۔

اب ایک طرف ان واقعات کو دیکھئے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کا یہ وعید مدنظر رکھئے۔ جو مندرجہ ذیل آیات میں بیان ہوا ہے۔

(۱) ولو تقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منہ بالیمین۔ ثم لقطعنا منہ الوتین۔

(۲) ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون (۳) لعنت اللہ علی الکاذبین الا لعنۃ اللہ علی الظالمین۔ ومن یلعن اللہ فلن تجد لہ نصیرا (۴) قد خاب من افتریٰ۔ کذالک نجزی المفترین۔ حضور کی عمر اس وقت تقریباً ۵۶ سال کی ہے۔ گیارہ سال کی عمر سے حضور کو الہامات و کشوف رویاء ہونے شروع ہوئے گویا بموجب فرمان جناب امیر صاحب حضور کم از کم ۴۵ سال سے اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھ رہے ہیں۔ (نعوذ باللہ) لیکن باوجود اس وعید کے آپ کی مدوجہد کی کوششوں کے خدا تعالیٰ کا سلوک یہ ہے۔ کہ وہ حضور کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہا ہے۔ اس مضمون میں گنجائش نہیں۔ کہ میں ایک ایک واقعہ کا ذکر کروں۔ لیکن تین باتیں پیش کرتا ہوں۔

(۱) بیعت اولیٰ ۱۹۱۴ء کی حالت اور آج کی حالت

(۲) جماعت تعداد اور دینی خدمات کی اس وقت کی حالت اور آج کی حالت۔

(۳) بیرون ملک میں مبلغین کی آج کی حالت اور اس وقت کی حالت۔

۴ مادہ پرست علم بردار آستانہ الوہیت پر جھک کر صدق دل کے ساتھ اعتراف کریں۔ ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے ÷ جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

(اخوند فیاض احمد آئی-ای (سٹوڈنٹ))

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۴) قرآن کریم کی عزت اور اشاعت کی آج کی حالت اور اس وقت کی حالت۔
(۵) پیشگوئیوں کی قوت و شوکت کے متعلق اُس وقت کی حالت اور آج کی حالت۔
(۶) جماعت کی تنظیم کی آج کی حالت اور اُس وقت کی حالت۔ غرضیکہ کیا کیا گنواؤں۔ ع

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں

اب فرمائیے جناب مولوی صاحب! اگر آپ یہ کہنے میں سچے ہیں کہ میاں صاحب (نعوذ باللہ) جھوٹ بولتے ہیں ان کی خوابیں اُن کے نفس کا افترا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کے فرمان اور عمل میں اتنا بیّن تفاوت کیوں۔؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی عجیب فرمایا ہے ؎

اپنے ایمان کو ذرا پردہ اٹھا کر دیکھیں
مجھ کو کافر کہتے کہتے خود ہی ہوں نہ اہل زر

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اس قدر پُرشوکت ہے کہ آپ اس کی کیفیت اور کمیت کو نہیں پہنچ سکتے۔ اگر حضور بعض خوابیں نعوذ باللہ جھوٹ بولتے تو اللہ تعالیٰ حضور کو خائب و خاسر کرتا۔ لیکن اس وقت معاملہ برعکس ہے۔

حقیقۃ الوحی کے دو ابواب

اب رہا سوال حقیقۃ الوحی کے باب اول اور دوم کا۔ تو اس کے متعلق یہ ہے کہ حضور نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں کیا کلام ہو سکتا ہے اور اسی کی روشنی میں تو ہمیں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اور پاک زندگی کا علم ہوا ہے۔ لیکن افسوس کہ جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام سے بھی معصوموں کو دھوکہ دینے سے نہیں چوکتے۔ سنئے اسی باب میں حضور فرماتے ہیں:۔

"اس عنایت ازلی نے جو انسانی فطرت کو ضائع کرنا نہیں چاہتی عام طور پر انسانی افراد میں یہ عادت جاری کر رکھی ہے کہ کبھی سچی خوابیں یا سچے الہام ہو جاتے ہیں تا معلوم کر لیں کہ ان کے لئے آگے قدم رکھنے کے لئے ایک راہ کھلی ہے لیکن خوابیں اور الہام نہیں خدا کی قبولیت اور محبت اور فضل سے کچھ تعلق نہیں".... یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس بدی کے لوگ بعض خوابیں یا الہامات ہوتے ہیں۔ وہ محض ستی تار کے اندر ہوتے ہیں اور ایک خاک دھواں کے نورانی کی چمک ان میں ہوتی ہے۔ اور خدا کی محبت اور محبوبیت کا کوئی اُن کے ساتھ نشان نہیں ہوتا۔"

اب دیکھئے حضور فرماتے ہیں "ایک سطحی تعلق اور راستبازی اُن میں ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کچھ وہ دائرہ رویاء صادقہ اور کشوف صحیحہ کے امور ان میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ مگر تاریکی سے خالی نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی بعض دعائیں بھی منظور ہو جاتی ہیں۔ مگر عظیم الشان کاموں میں نہیں۔ کیونکہ ان کی راستبازی کامل نہیں ہوتی۔"

انصاف پسند اور راستبازی سے محبت رکھنے والوں سے میں خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ کیا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کے خواب یا رویا میں سچائی کی کوئی جھلک نہیں ہوتی۔ یا ان میں عظیم الشان واقعات کا کوئی ذکر نہیں ہوتا۔ اگر ہوتا ہے۔ اور ضرور ہوتا ہے جس کا ذاتی تجربہ جناب مولوی صاحب اور اُن کے دوستوں کو بھی ہے۔ تو خدا کے لئے بتلاؤ۔ کہ جناب مولوی صاحب نے حقیقۃ الوحی کے باب اول و دوم کے نام سے کیوں احمدی جماعت کو دھوکا دینا چاہا

حقیقۃ الوحی کا تیسرا باب

ہاں اس کے علاوہ اسی مضمون پر ایک تیسرا باب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رقم فرمایا ہے لیکن افسوس کہ جناب مولوی صاحب نے اسے جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا۔ کیونکہ اس سے ان کی پردہ دری ہوتی تھی۔ کیونکہ اس میں حضور فرماتے ہیں "غرض یہ کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق ہے۔ اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات اللہ اس میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے۔" یعنی اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق رکھنے والا انسان مغلوب الغضب نہیں ہوتا۔ کہ مخالف کی بات سُن کر جوش اور غصہ میں بھر جاوے۔ نہ بداخلاق ہوتا ہے۔ کہ اپنے سے کمتر درجہ کے لوگوں کی بات تک نہ سُنے۔ اور نہ ہی بددیانت کہ قومی مال کو ہڑپ کرتا چلا جاوے۔ بلکہ وہ تخلقوا باخلاق اللہ کا پورا نمونہ ہوتا ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دوست و دشمن کے تجربہ کے موافق اسی معیار پر نہ خود پورے اترتے ہیں۔ بلکہ حضور کے صحبت یافتہ ہزاروں لوگ اسی رنگ میں رنگین ہیں۔

حضرت امیر المومنین کی تازہ اور عظیم الشان پیشگوئیاں

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔ "خدا کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے۔ جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو بتلاتا ہے کہ یقینی امر ہے۔ ظنی نہیں۔"

اس ضمن میں حضور خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی پیشگوئیاں اپنی جماعت کی ترقی اور دشمنوں کی ناکامی۔ جنگ عظیم میں انگریزوں کی فتح۔ جاپان کا جنگ میں شامل ہونا اور شکست کھانا۔ لیبیا میں جرمنوں کی تین دفعہ پیش قدمی اور شکست۔ اٹلی میں اتحادی قوموں کے اُترنے کی طرز اور فتح میں غیر معمولی تاخیر۔ انگلستان میں سیاسی اتار چڑھاؤ۔ اور مسٹر مارلسین اور ان کی پارٹی کی غیر معمولی کامیابی وغیرہ پیش کی جا سکتی ہیں کیا جناب مولوی محمد علی صاحب بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمودہ پر پورے اترتے ہیں؟

خدا تعالیٰ کی غیر معمولی تائید

اس سے بھی آگے چلیئے۔ اسی باب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "جب اُسکے مقبول ستائے جاتے ہیں۔ اور جب حد سے زیادہ اُن کو دکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا نشان نزدیک ہے۔ بلکہ دروازہ پر ہے۔ کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے اتنی محبت نہیں کرے گا۔ جیسا کہ خدا ان لوگوں سے کرتا ہے۔ جو دل و جان سے اس کے ہو جاتے ہیں۔ وہ ان کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے۔"

اہل پیغام ذرا غور کریں کہ اس معیار پر کون پورا اُترا ہے؟ جب آپ لوگ بیت المال میں صرف چند آنے چھوڑ گئے تھے۔ اور یہ کہتے تھے۔ کہ ان عمارتوں پر اُلّو بولیں گے۔ پھر مستریوں کے فتنہ نے جو خطرناک صورت حالات پیدا کی تھی اور پھر مصری صاحب جنہیں یقین تھا کہ قوم ان کے ساتھ ہے۔ اور سب سے آخر احرار جو اصحاب فیل کی مانند دارالامان پر پل پڑے تھے۔ کیا ان میں سے ہر ایک فتنہ ایک بڑے سے بڑے قوی اور جری کو تباہ کرنے کے لئے کافی نہ تھا۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا؟ وہی جو حضور مسیح پاک علیہ السلام کے الفاظ میں بیان ہوا ہے کیا آپ لوگ بھی اپنے اندر اس کی کوئی ایک مثال ہی پیش کر سکتے ہیں؟ لہٰذا جناب مولوی صاحب اور آپ کے ساتھی خدا کے خوف سے کام لے کر بتلائیں کہ حقیقۃ الوحی کے باب اول و دوم کا مصداق کون ہے۔ اور باب سوم کا کون؟ فاعتبروا یا اولی الابصار

کامل امام کی صفات

اس کے علاوہ اگر ضرورت الامام کا مطالعہ کیا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کامل امام کی جو صفات بیان فرمائی ہیں۔ انہیں دیکھا جائے۔ تو بھی حقیقت واضح ہو جاتی ہے لیکن افسوس تو یہی ہے کہ غیر مبائع دوست عام طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی بجائے۔ جناب مولوی صاحب اور آپ کے بعض ساتھیوں کی کتابوں کو پڑھیں گے۔ اور میرا ذاتی تجربہ تو یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے کنی کترائیں گے۔ کاش وہ سمجھتے کہ مولوی محمد علی صاحب کی امارت تو حضور کے نام لیوا ہونے کی وجہ سے ہے

ضرورت الامام میں حضور فرماتے ہیں۔ کہ امام الزمان میں (۱) اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تا ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش نہ پیدا ہو۔ اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔
(۲) اُس میں قوت پیش روی ہو۔
(۳) بسطۃ فی العلم۔ اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا۔ جو قرآنی معارف کو جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ (اور مجھے خوشی ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۳ اگست میں دبی زبان سے اس کا اقرار بھی کر لیا ہے۔ فرماتے ہیں "یعنی اگر میاں صاحب کی تفسیر میں لطیف سے لطیف معارف ہوں۔ تو پھر ان کو اختیار ہے کہ اپنے امام پر فخر کرتے چلے جائیں.......... جس شخص کو یہ توفیق نہیں ملی کہ خدا کے حکم کے سامنے سر جھکا کر اس جھوٹ سے توبہ کر لے۔ جو اس کے منہ سے نکلا ہے۔ اس کے معارف اور نکات کے وزن کو کوئی کیا کرے۔"

ان سطور میں صاف اقرار ہے کہ حضور معارف اور نکات بیان فرمانے میں مولوی صاحب سے بڑھ کر ہیں لیکن مولوی صاحب کسی خود ساختہ جھوٹ کی وجہ سے مجبور ہیں کہ ان کی طرف توجہ نہ دیں۔ اس کا مفصل جواب تو پھر دیا جائے گا۔ فی الحال اتنا ہی کافی ہے کہ جھوٹ اور قرآن پاک کے معارف۔ اور پھر لا یمسہ الا المطہرون کا وعید۔ جناب مولوی صاحب کی ہر بات ہی عجیب ہے۔ خدا رحم کرے)
(۴) چوتھی صفت عزم۔ کہ کسی حالت میں نہ تھکنا اور نہ نومید ہونا۔
(۵) قوت اقبال الی اللہ
(۶) کشوف اور الہامات کا سلسلہ۔

غرضیکہ میرے جیسا عام آدمی بھی نہایت آسانی سے حقیقۃ الوحی کے باب سوم اور ضرورت الامام کو پڑھ کر آسانی فیصلہ کر سکتا ہے کہ آجکل اللہ تعالیٰ کا قرب کس کو حاصل ہے۔ کیا غیر مبائع دوست بھی یہ آنکھیں کھول کر دیکھیں گے؟ اور جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اپنی پوزیشن پر غور فرمائیں گے؟ (باقی پھر)

خاکسار:۔ حبیب الرحمان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعلان

ایک احمدی صناع کی مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن ہیں:- پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک ہیں اور سنٹرل ویونگ انسٹیٹیوٹ امرتسر اور سرادسنگھ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ سری نگر کے پاس شدہ ہیں اور سری نگر اور سیر کلاس پاس ہیں۔ عرصہ دس سال سے مختلف ٹیکنیکل برانچوں میں اور عرصہ ڈیڑھ سال سے سپرنٹنڈنٹ ٹیکنیکل سکولز میں کارپنٹری ویونگ اور ڈرائنگ کا کام سکھاتے رہے ہیں۔

اس وقت مع قحط الاؤنس ان کی تنخواہ -/۸۰ روپے ماہوار ہے۔ اگر کوئی تاجر کارخانہ داران کے لئے کوئی زیادہ بہتر صورت پیدا کر سکتے ہوں۔ تو دفتر تجارت میں اطلاع دیں ناظم تجارت

ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے متعلق

ایک محترمہ بہن کا قابل دید خط:-

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا بھیجا ہوا ترجمۃ القرآن۔ بطرز جدید پہلا سیپارہ ملا۔ دیکھ کر دل کو اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ بیان سے باہر ہے) واقعی ایک بے نظیر چیز ہے مکرمی مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر نے ایک بھاری خدمت خلق کی ہے۔ اب انسان تھوڑی محنت سے بغیر استاد کی مدد کے ترجمۃ القرآن سیکھ سکتا ہے۔ دعا ہے کہ مبشر صاحب کو خداوند کریم سارے قرآن پاک کے ترجمہ کی توفیق دے اور ان کی محنت کو بار آور کرے۔ مجھے اپنا مستقل خریدار سمجھیں اور جب بھی کوئی جلد مرتب ہو ضرور روانہ فرمائیں پہلی ایک جلد مندرجہ ذیل پتہ پر میری ایک عزیزہ جو غیر احمدی ہیں کو روانہ فرمائیں ضرور روانہ فرمائیں خدا انہیں احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے۔" والسلام بیگم ڈاکٹر عبدالحمید (صاحب) از لائلپور

نوٹ:- ہدیہ جلد اول ایک روپیہ محصول ڈاک چھ آنہ۔ ہدیہ جلد دوم (جو آخر تک پارہ دوم تا اختتام سورہ بقرہ مرتب کی جارہی ہے) ایک روپیہ چھ آنہ مع محصول ڈاک۔ تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم ہدیہ سات روپے محصول ڈاک علاوہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوم دعائیں دو آنہ فی سینکڑہ گیارہ روپے۔ اور ہر قسم کے قرآن مجید و کتب احادیث و تاریخ و سلسلہ احمدیہ کی کتابیں منگوانے کا پتہ:- مکتبہ بشارات رحمانیہ۔ ریلوے روڈ۔ قادیان

میں شار ہوزری کے حصص خفیہ بھی لیں خریدتا ہوں!

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھلائے

قرآن کریم کا ترجمہ صرف چار ماہ میں سیکھیں

تیار ترجمہ قرآن مجید حمائل شریف مترجم طبع جدید کے ذریعہ آپ خود اسباق ترجمۃ القرآن تیار کر کے صرف چار ماہ میں سارے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھ سکتے ہیں اور دوسروں کو پڑھا سکتے ہیں۔ ہدیہ حمائل شریف ۱/ مجلد مجہر کلید صرف ۱۲/ قرآن مجید مترجم کلاں نرم جلد ۱۲/ قرآن مجید بطرز نیز القرآن مراحصہ حمائل مراد ۱۲/

نوٹ:- سلسلہ عالیہ کی جملہ تصانیف جو نایاب نہیں ہمارے ذریعہ بھی مل سکتی ہیں اور جملہ مصنوعات قادیان بھی مثلاً:- بجلی کے پنکھے۔ سیلنگ فین۔ ٹیبل فین۔ الیکٹرک ہیٹر۔ سیک لائٹ۔ ٹارچ۔ قفل۔ تالے۔ کال بیل اور ایک مکمل کارخانہ بیٹی قابل فروخت ہے۔ اس کا سودا بھی ہو سکتا ہے۔

طالب دعا **ابو الفضل محمود قادیان پنجاب**

دو مفید ٹریکٹ شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم و عروج احمدیت

مکرم ابو البشارت مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر جو تقریر خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں کی تھی وہ شان محمدؐ کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ وہ احباب کے تقاضہ سے پیش نظر تیسری بار شائع کی گئی ہے۔ نیز مولوی صاحب موصوف کا سابقہ مقبول عام لیکچر جو عروج احمدیت کے نام سے چھپا تھا دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ احباب بحساب فی عدد ۲/ ۱۲/- اور فی سو ۲۳/ روپیہ طلب فرمائیں

صالح محمد مولوی فاضل معرفت بشارت منزل قادیان

اعلان عام

قادیان دارالامان میں تعمیر مکانات کا کام بہت جلد شروع ہو نیوالا ہے آپ فوراً تیاری کریں

اپنی حسب پسند نقشہ اور لاگت کا تخمینہ تیار کرائیں تا تعمیر کے پروگرام میں آپکو سہولت رہے

نئے اور سستے ماڈرن ہوسز کے اعلیٰ ڈیزائن نقشے اور اسٹیمیٹ آرڈر پر تیار کر کے دیئے جاتے ہیں

ٹاؤن کمیٹی قادیان کے قوانین کے مطابق پانچ مرلہ اور دس مرلہ کے رہائشی سستے مکانات اور نقشے بھی بنوائے جاتے ہیں

تمام کام فن تعمیر کے ماہرین کے سپرد ہے جو اپنی نگرانی میں کراتے ہیں

پس

اگر آپ اپنے روپیہ کو سو فیصدی محفوظ کر کے تسلی بخش اور پائیدار کام چاہتے ہیں۔ تو

جنرل سروس کمپنی قادیان

کی خدمات حاصل فرمائیں۔ معاوضہ معمولی

منیجر

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا اور اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہتے ہیں۔ تو "شباکن" استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص ۸/ عہ۔ پچاس قرص ۱۳/ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

اکسیر ذیابیطس اگر آپکو دسیدم پیشاب آتا ہے اور پیشاب میں شکر آتی ہے جس سے آپ انتہائی کمزور ہو چکے ہوں اور تمام دنیا کے حکیم و ڈاکٹر جواب دے چکے ہوں۔ اسکو استعمال کیجئے۔ قطعی جڑ سے رفع کر دیگی۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ تجربہ خود شاہد ہو جائے گا۔ قیمت چار روپے

(نوٹ) میں خدا کو حاضر ناظر مان کر لکھتا ہوں کہ یہ دوا نہایت مجرب ہے۔ میرا منشا خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کا ہے عام مشتہرین کی طرح لوٹنے کا نہیں پتہ

مولوی حکیم ثابت علی نیچ زبان محمود نگر لکھنؤ

بعدالت جناب مرزا عبداللہ جان صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج درجہ چہارم پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ نمبر ۳۲۷/۱ بابت سال ۱۹۴۵ء

کرم چند ولد بھوامل اروڑہ سکنہ محلہ چاندو شہر پشاور

بنام

اشرف ولد غلام حسین سکنہ موضع نچلا غلام تحصیل پشاور مدعا علیہ

(دعویٰ دلانے مبلغ -/۱۵۰ روپیہ بابت ۲۲ ۱/۲)

مقدمہ عنوان بالا میں مدعا علیہ پر معمولی طریقہ سے تعمیل کا ہونا مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مدعا علیہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ براد پیروی مقدمہ عدالت ہذا میں ۵/۹/۴۵ بوقت ۱۰ بجے اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً حاضر ہو جاوے ورنہ بصورت غیر حاضری یکطرفہ کارروائی باضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۷/۸/۴۵ بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ قحط کی تحقیقات کرنے والے کمیشن نے جس کے چیئرمین سر جان ورڈ ہیڈ ہیں اپنی رپورٹ گورنمنٹ کو پیش کر دی ہے۔ اس رپورٹ میں یہ رائے ظاہر کی گئی ہے۔ کہ اہل ہندوستان کو کافی خوراک بہم پہنچانے کی ذمہ واری قطعی طور پر حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ کمیشن نے رپورٹ میں یہ بھی لکھا۔ کہ ۳۰ فیصدی ہندوستانیوں کو عام حالات میں بھی پوری خوراک نہیں ملتی۔ کمیشن نے زراعتی ترقی کے لئے کچھ سفارشات کی ہیں۔ حکومت ہند نے رپورٹ کے متعلق یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ یہ ایک قیمتی مسودہ ہے۔ حکومت ان سفارشات پر ضرور عمل کرے گی۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ماتحت پنجاب کی ایک مشہور بس سروس (کراؤن بس سروس لاہور) نے اپنا کاروبار بند کر دیا ہے۔ یہ سروس ۱۹۳۶ء سے مسلسل لاہور سیالکوٹ کے درمیان چلتی رہی ہے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ برطانیہ کے اکتیس سرکردہ پادریوں مصنفوں اور عالموں نے ایک عرضداشت میں جاپان پر اٹامک بم کے حملہ کے خلاف پروٹسٹ کیا ہے۔ ان کے دستخطوں سے یہ پروٹسٹ لنڈن بھر میں تقسیم کیا گیا۔ ان لوگوں نے لکھا کہ اٹامک بم کا استعمال انسانیت کے پاک اصولوں پر ایک کھلا اور زور دار حملہ ہے۔ جو مسیحی تہذیب اور جمہوری سوسائٹی نے تمام انسانوں کے لئے برابر طور پر بنائے ہیں۔ ان دستخط کنندگان میں وزیر ہند کی بیوی لیڈی پیتھک لارنس بھی شامل ہے۔

کلکتہ ۲۱ ستمبر۔ مسٹر سرت چندر بوس کے استقبال میں ایک لاکھ بنگالیوں کا جو جلوس نکلا۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے موصوف نے کہا کہ سابق وزیر اعظم بنگال مسٹر فضل الحق نے کانگرس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور کہ وہ بنگال کے مسلمانوں کو تحریک آزادی میں شامل کریں گے۔

کوئٹہ ۲۱ ستمبر۔ مسٹر جناح نے لارڈ ویول کی براڈ کاسٹ پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں نے ہندوستان کے آئینی مسئلہ کے متعلق لارڈ ویول اور مسٹر ایٹلی کی براڈ کاسٹ تقریریں سنی ہیں۔ میں اس تجویز کو سرسری نظر ڈالنے کے بعد ہی رد کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن ایک بات واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ پاکستان کو بنیاد بنائے بغیر ہندوستان کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ خوشحالی امن۔ بہبودی اور آزادی کو جانے والا صرف یہی واحد راستہ ہے۔

کینبرا ۲۱ ستمبر۔ آسٹریلیا کی پارلیمنٹ میں انڈسٹریل ریسرچ کے وزیر نے کہا۔ کہ بہت جلد تھوریم کو اٹامک انرجی حاصل کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکے گا۔ اور بہت جلدی دوسری دھاتوں سے بھی یہ کام لیا جائیگا۔

کوئٹہ ۲۱ ستمبر۔ سر فیروز خاں نون مسٹر جناح سے ملاقات کرنے کے لئے ۲۵ ستمبر کو کوئٹہ پہنچیں گے۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ راولپنڈی اور لالہ موسیٰ کے درمیان تسہال ریلوے سٹیشن پر دو گاڑیوں کا تصادم ہو گیا۔ صرف مال گاڑی کا فائرمین اور گارڈ زخمی ہوئے۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ مسٹر مظہر علی اظہر نے نمائندہ اخبارات سے کہا کہ ہم کسی محاذ میں شامل نہیں ہو رہے۔ ہم آزادانہ حکومت الٰہیہ کے تحت پر کھڑے ہونگے۔

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ ایک بڑے امریکن افسر نے کہا۔ کہ جاپان سے جو تاوان جنگ وصول کیا جائیگا۔ اس کا اندازہ ۳۰ کروڑ طلائی ڈالر سے ۲ ارب کے درمیان ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ جاپان کی مشینری بالکل امریکن مشینری کی نقل ہے۔ اسے سیکنڈ ہینڈ مشینری کہنا چاہیئے۔ اور امریکہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ وہ جاپان سے صرف سونا لے گا۔ اور اس کی ایسی صنعت بند کر دیگا۔ جس سے دوبارہ جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہو۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ "خدا کا بیٹا" نامی ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جس میں شہنشاہ جاپان کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ۲ ارب جاپانیوں کو اس کے نام کا علم نہیں۔ کیونکہ وہ اس کا نام زبان پر لانا سوء ادب سمجھتے ہیں۔ شہنشاہ کی سالانہ تنخواہ ۲ لاکھ اسی ہزار پونڈ ہے۔ شہنشاہ کو تجارتی فرموں سے ۲۵ کروڑ پونڈ کی سالانہ آمد ہوتی ہے۔ اس کی ساری جائیداد کا اندازہ ڈیڑھ ارب پونڈ ہے۔

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ اس وقت تک جاپانی فوج کا ۱/۳ حصہ توڑا جا چکا ہے۔ ہر روز جاپانی فوج کے ۵۰ ہزار سپاہیوں کو فوج سے الگ کر دیا جاتا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ سر محمد عثمان پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ کے علاوہ ڈیفنس ممبر کا کام بھی کر رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۱ ستمبر۔ آل انڈیا جمیعۃ العلماء کی کونسل نے جس کی کارروائی کل ختم ہوئی۔ سیاسی قیدیوں کی رہائی اور انتخابات سے متعلق متعدد مسائل پر بہت سے ریزولیوشن پاس کئے۔ کانگرسی مفروروں کی گرفتاری کے احکام کی منسوخی اور خاکسار قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک ریزولیوشن میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ علماء جو جلاوطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کو ہندوستان آنے کی اجازت دی جائے۔

کینبرا ۲۱ ستمبر۔ مسٹر آرتھر کالویل وزیر اطلاعات آسٹریلیا نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ اندازہ یہ ہے۔ کہ حکومت ہر سال ستر ہزار نوآبادکاروں کو آسٹریلیا میں بسنے کی اجازت دے گی۔ جس سے آسٹریلیا کی موجودہ آبادی میں ۲ فی صدی کا اضافہ ہوگا۔

بمبئی ۲۱ ستمبر۔ آج صبح گاندھی جی اپنی پارٹی سمیت بمبئی پہنچ گئے۔ جہاں کانگرس کمیٹی کا جلسہ ہو رہا ہے۔ آپ ضروری مشوروں سے مدد کرتے رہیں گے۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ خاکساروں نے الیکشن لڑنے کے لئے ایک سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ قائم کیا ہے۔ جس کے چیئرمین کے۔ ایل گابا ہونگے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ کل آسٹریلیا کے نائب کمشنر نے ایک تقریر میں کہا۔ کہ اتحادی ملکوں کی اتحادی کونسل کی طرح برطانوی ممالک کی بھی ایک برطانوی کونسل ہونی چاہیئے۔

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ برطانیہ کے غیر ملکی معاملات کے دفتر نے ایک اعلان میں بتایا۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ نے گورنمنٹ مڈل ایسٹ کے فائدوں کو ترقی و اصلاح کے لئے گفتگو کرنے کے لئے مدعو کیا تھا۔ اب وہ بات چیت ختم ہو گئی ہے۔

پیرس ۲۱ ستمبر۔ جنرل ڈیگال اور چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر ٹی۔ وی سونگ کے درمیان فرانس اور چین کے بارے میں گفتگو دوستانہ طریق پر ہوئی۔ جس میں سب معاملات پر غور و فکر کیا گیا۔

دہلی ۲۱ ستمبر۔ یونائیٹڈ پریس آف انڈیا نے خبر دی ہے۔ کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی اپنے اس سیشن میں ۱۸ ریزولیوشنوں پر غور کرے گی۔ آج صبح مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی کے مکان پر کانگرس کمیٹی کا جلسہ ہوا۔ جس میں تین ریزولیوشنز پاس ہوئے۔ ایک چین کے متعلق۔ دوسرا برما ملایا میں ہندوستانیوں کے لینے کے بارے میں۔ اور تیسرا بلوچستان کی انجمن وطن کو کانگرس میں شامل کرنے کے متعلق۔ انجمن وطن کی اس درخواست کو قبول کر لیا گیا ہے۔ اب اسے کمیٹی میں نمائندگی دی جائے گی۔

ٹوکیو ۲۱ ستمبر۔ ۳۲۷۲ ٹن کا جاپانی جہاز "ناگاٹو" لوگوں کو دکھانے کے لئے امریکہ لیجایا جائیگا۔

چنگکنگ ۲۱ ستمبر۔ چین کی ایک خبر رساں ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ جاپانیوں نے کئی دفعہ ہتھیار ڈالنے کی شرطوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس لئے وہ مجرم ہیں۔ جاپانیوں کی یہ خلاف ورزی چین کے کئی مقامات میں درجہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کئی جگہ جاپانیوں نے لوٹ مار کی۔ کئی جگہ انہوں نے اسلحہ استعمال کیا۔ یا اسلحہ کو چرانے کی کوشش کی۔

نیویارک ۲۱ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ وزارت خارجہ اور وزارت خزانہ یہ تجویز کر رہے ہیں۔ کہ دوسرے ملکوں کو امریکہ کی طرف سے بہت بڑا قرض دیا جائے۔ اور پریذیڈنٹ کی طرف سے کانگرس سے سفارش کی جائے گی۔ کہ اس سلسلہ میں ۱۲ ارب ڈالر کی رقم منظور کرے۔ جو ۸ ارب ڈالر سالانہ کے حساب سے دوسرے ملکوں کو قرض دی جائیگی۔ اس کا بڑا حصہ برطانیہ کو ملے گا۔ باقی ماندہ حصہ روس۔ فرانس اور چین میں تقسیم ہوگا

پیرس ۲۱ ستمبر۔ یہ خبر سننے میں آئی ہے۔ کہ موسیو سٹالن آنے والی سردیوں میں روس کی وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو کر سیاسیات سے بالکل ریٹائر ہو جائینگے۔ کیونکہ ان کی صحت خراب ہو رہی ہے۔